فیضانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

* نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا * ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا * ضَرورتاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا * دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے

بچوں گا* صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوااللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا *بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافَحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں * اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا* دیکھ کر بیان کروں گا* پارہ14، سورۃُ النَّحل، آیت125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃ۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا* نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا* اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا* مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا* قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا* نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق چند مدنی پُھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کی وجہ سے اسلام کی عِزَّت، شان وشوکت اور قُوَّت میں اِضافہ ہوا جن کو میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِسلام کے تاج اور اِسلام کی مِعْراج جیسے اَلقابات سے یاد فرمایا، جن کو اِسلام اور مُسلمانوں کی عِزَّت قَرار دیا۔ وہ ایک ایسے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن تھے جو اپنی رِعایا کی خبر گیری اور خَیْر خواہی کے جَذبے کے تحت رات کے وقت دَورہ فرماتے اور مُحتاج ومُصیبت زَدَہ کی داد رَسی فرماتے تھے، اس کے بعد اس عظیم شَخصِیَّت کی شان اوران کی رائے کے مُوافق نازل ہونے والی قرآنِ کریم کی آیات اور ان کے فَضائل میں وارد ہونے والی اَحادِیثِ طَیِّبَہ بھی آپ کے گوش گُزار کروں گا، یہ اہم شَخصِیَّت کون تھیں ان کا نام ونَسب کُنیَّت ولَقب نیز آپ کی پاکیزہ عادات وصِفات مثلاً عاجزی واِنکساری اور احکامِ الٰہی کی بَجا آوری سے متعلق بھی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، پھر آخر میں ایک مدنی بہار اور سلام کے مدنی پُھول بھی پیش کروں گا۔ آیئے! سب سے پہلے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مجموعہ کلام "وسائلِ بخشش" سے ایک منقبت کے کچھ اشعار آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، پھر ایک

حکایت سنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خدا کے فَضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا خدا اُن کا محمد مصطفٰے فاروقِ اعظم کا
کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رَحمت ہے مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
پس صِدّیقِ اکبر مصطفٰے کے سب صحابہ میں ہے بے شک سب سے اونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا
گلی سے ان کی شیطاں دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے ہے ایسا رُعب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا
صحابہ اور اہلِ بیت کی دل میں محبت ہے بفیضانِ رضا میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
رہے تیری عطا سے یا خدا! تیری عنایت سے ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا
بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے کرم جس بَخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
خدا کی خاص رحمت سے محمد کی عنایت سے جہنَّم میں نہ جائے گا گدا فاروقِ اعظم کا
شہادت اے خدا! عطّارؔ کو دیدے مدینے میں کرم فرما الٰہی! واسِطہ فاروقِ اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ منورہ کی ایک رات

ایک رات کی بات ہے کہ مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کی ایک مُعزَّز شَخصِیَّت دَورہ کرنے نکل کھڑی ہوئی اور اُن کے چلنے کا انداز یہ بتا رہا تھا کہ وہ فَقَط چَہَل قَدَمی کے لیے نہیں نکلے بلکہ ضَرور کوئی خاص مقصد پیشِ نَظر ہے۔ چلتے چلتے اچانک اُن کی نَظر ایک خَیمے پر پڑی، جب وہ خَیمہ کے قریب پہنچے تو خَیمے کے اندر سے کسی کے تکلیف

میں مُبتلا ہونے کی آوازیں سُنائی دیں، اُس خَیمے کے باہر ایک شَخْص بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اُنہوں نے اُس شخص کو سلام کیا اور سلام کے بعد اس کا حال دَرْیافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ خلیفۂ وَقت سے ملنے آیا ہے اور اس نے یہ بھی بتایا کہ میری اَہلیہ اُمّید سے ہونے کے سبب تکلیف میں مُبتلا ہے۔ یہ سُن کر وہ عظیم شَخْص اپنے گھر آئے اور اپنے بچوں کی اَمّی سے کہا: ''کیا تم ثَواب کمانا چاہتی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے خُود تم تک پہنچایا ہے؟'' اُن کی اَہلیہ نے جَواب دیا: 'کیا بات ہے؟'' تو اُنہوں نے کہا: ''ایک اَجْنَبی عورت اُمّید سے ہونے کی وجہ سے آزمائش میں مُبتلا ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔'' ان کی اَہلیہ نے کہا: ''اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔'' اُنہوں نے کہا: ''ٹھیک ہے تم ضَروری سامان وَغیرہ لے کر چلو۔'' جب وہاں پہنچے تو اپنی اَہلیہ کو اندر بھیج دیا اور خود اُس شَخْص کے پاس بیٹھ گئے اور آگ جلا کر ہانڈی اس کے اُوپر رکھ دی۔ ہانڈی پک کر تیار ہوئی تو (کچھ دیر بعد) بچے کی وِلادت ہوگئی، اُن کی اَہلیہ نے اندر سے آواز دی: ''اے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔'' جیسے ہی اس شَخْص نے لفظ ''اَمِیْرُالْمُؤمِنِین'' سُنا تو ڈر گیا اور عاجِزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین نے فرمایا: ''جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔'' اور ہانڈی اُٹھا کر اپنے بچوں کی امی کو دی اور فرمایا کہ ''خاتون کو کھلاؤ اور اسے آسودہ کرو۔'' پھر اس شَخْص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: ''کل صُبْح میرے پاس آنا میں تمہاری ضَروریات کو پورا کردوں گا۔'' جب وہ شَخْص صُبْح حاضر ہوا تو اَمِیْرُالْمُؤمِنِین نے اس کے نَومولُود بچّے کا وَظیفہ بھی

جاری کیا اور اسے بھی مال وَغیرہ عَطا کیا۔

(التبصرۃ، المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔الخ، ج۱، ص۴۲۰، وغیرہ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کَردہ حکایت کو سُن کر ہر شَخْص کے ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہو سکتا ہے کہ مدینۂ مُنورہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيمًا میں اُس رات آخر وہ کون تھے جو شہرِ مدینہ کا دَورَہ کرنے باہر نکلے...وہ کون تھے؟ جن کی زِندگی اتنی سادَہ اور مُبارَک تھی کہ ان کی رِعایا کے لوگ بھی پہچان نہ پاتے تھے، وہ کون تھے؟ جو اپنی رِعایا میں گھل مِل کر کام کرنے اور اس میں کسی قسم کی شَرم محسوس نہ کرنے کو پسند فرماتے تھے...وہ کون تھے؟ جن کے دِل میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی دُکھیارِی اُمّت کی خَیر خواہی کا جَذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔" وہ عَظیم شَخْص کوئی اور نہیں بلکہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی شان بَہُت اَرفَع واَعلیٰ ہے، آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه وہ عَظیم خلیفہ تھے جن کی رِعایا ان کی دَرازیٔ عُمر کی دُعا کرتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه خُلَفائے راشِدین میں دوسرے خلیفۂ راشد ہیں۔

فاروقِ اعظم کا نام، کنیت اور نسب:

آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی کُنیت "اَبُوحَفْص" ہے۔ اور یہ کنیت آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کو بارگاہِ نبوت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ہی عطا ہوئی۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ج۱، ص۴۰) آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کا نام دَورِ جاہلیت اور دَورِ اسلام دونوں میں "عُمر" ہی رہا۔ اور "عُمر" کے معنی ہیں "آباد رکھنے والا" یا "آباد کرنے والا"۔ تو چونکہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ

اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سبب اسلام آباد ہونا تھا اس لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے سے ہی آپ کو ''عُمَر'' نام عطا فرمادیا اور اسلام آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سبب آباد ہوا، لٰہذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسم بامُسمّٰی ہیں (یعنی جیسا آپ کے نام کا مطلب تھا ویسے ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کام سرانجام دیئے۔)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بہت سے اَلقاب ہیں۔ جن میں سب سے زِیادہ مشہور لَقب "فارُوق" ہے۔ یہ لَقب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خود بارگاہِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ سے عطا ہوا۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا نزّال بن سَبْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم نے اَمیرُالمُومِنین حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی: ''اے اَمیرُالمُومِنین ہمیں سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُتعلّق کچھ ارشاد فرمایئے؟ تو آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''اَمیرُالمُومِنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ''فارُوق'' لَقب عطا فرمایا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حق کو باطل سے جُدا کر دکھایا۔ (تاریخ ابن عساکر، ج ۴۴، ص ۵۰)

فارِقِ حق و باطل امامُ الہدیٰ
تیغِ مَسلُولِ شِدّت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۳۱۲)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شعر کا مطلب ہے: حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق و باطل میں فرق کرنے والے، ہِدایت کے اِمام اور اِسلام کی حِمایت میں سختی سے بلند کی ہوئی تلوار کی طرح ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

القاباتِ فاروقِ اعظم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات سے اسلام کو بے شُمار فوائد حاصل ہوئے اسی لیے عُلَماءِ اَہْلِ سُنَّت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے اَزراہِ عَقِیدت کثیر اَلقابات سے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مُلَقَّب کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیمُ البرَکت، امامِ اہلسُنَّت، مجدّدِ دین وملّت، عاشقِ ماہِ نبُوَّت، پَروانۂ شَمعِ رِسالت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف میں مُختلف مَقامات پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اِن اَلقابات کے ساتھ یاد فرمایا ہے: ● اَمِیْرُالْمُؤمِنِین ● غیظُ المُنافِقِین ● اِمامُ العادِلین ● اِسلام کی عِزَّت ● اِسلام کی شَوکت ● اِسلام کی قُوَّت ● اِسلام کی دَولَت ● اِسلام کے تاج ● اِسلام کی مِعْراج ● عِزُّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْن (یعنی اِسلام اور مسلمانوں کی عِزَّت) ● سَیِّدُ الْمُحَدَّثِیْن (مُحدَث عربی زبان میں اُس شخص کو کہا جاتا ہے جسے صحیح اور دُرست بات کا اِلہام ہو، اِلہام یعنی ربّ عزوجل کی طرف سے اِشارہ)

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۶۴۳، ۴۰۴، ج ۱۰، ص ۷۶۷، ج ۱۵، ص ۵۷۵۔)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی اپنے رِسالے ”کراماتِ فارُوقِ اعظم“ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چالیسویں نمبر پر مُسلمان ہونے کی عَظیم نِسبت سے چالیس اَلقابات ذِکر فرمائے ہیں (1) امیرُ المومنین (2) وزیرِ رِسالت مآب

(3)آسمانِ صحابیت کے درخشاں ماہتاب(4)نظامِ عدل کے روشن آفتاب(5)حامیِ دینِ متین(6)ناصرِ دینِ مبین(7) محسنِ اُمّت(8) گوہرِ نایاب(9)فیضانِ نبوت سے فیض یاب(10)خلیفۂ رِسالت مآب(11)بارگاہِ نَبُوت سے فیض یاب(12)آسمانِ رِفعت کے درخشاں ماہتاب(13)محبُّ المسلمین(14)غیظُ المنافقین(15)امامُ العادِلین (16)مُتَمِّمُ الاربعین(17)فاتحِ اعظم (18)وزیرِ شہنشاہِ نَبُوت(19)رکنِ قصرِ مِلّت (20)جانشینِ رسولِ مقبول(21)گلشنِ صحابیت کے مہکتے پھول(22)جانشینِ پیغمبر (23)وزیرِ نبیِ اطہر(24)منبعِ علم وہنر(25)نگاہِ نبوت سے فیض یافتہ(26)بارگاہِ رسالت سے تربیت یافتہ(27)مُدعائے رسول(28)رفیقِ رسول(29)مُشیرِ رسول(30)جانثارِ رسول(31)محبوبِ جنابِ صادق وامین(32)سیدُ الخائفین(33)کرامت وعدل کی اعلیٰ مثال(34)صاحبِ عظمت و جلال(35)حُجّۃُاللّٰہِ علی العالمین(36)وزیرِ سیدُ المرسلین (37)اللہ عزوجل اوراس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پیارے (38)آسمانِ ہدایت کے چمکتے دمکتے سِتارے(39)دُکھی دل کے سہارے(40)غلامانِ مصطفیٰ کی آنکھوں کے تارے

یہ رِسالہ ''کراماتِ فارُوقِ اعظم" پڑھنے سے تعلق رکھتاہے،اس رسالے میں آپ پڑھیں گے صدائے فاروقی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا، سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مختصر تعارف، سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے خاص قُرب، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کرامات، دریائے نِیل کے نام خط، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قبر والے سے گفتگو

کرنا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اپنے گھر والوں کو نمازِ تہجد کے لیے جگانا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اَشک باری، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مسلسل روزے رکھنا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جنّتی محل، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا زمین پر دُرّہ مارنا اور اُس کی برکت سے زلزلے کا ختم ہونا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں محبوبِ رحمٰن کے 8 فرامین، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بد مذہبیت سے نفرت، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مرضِ وِصال میں نیکی کی دعوت دینا۔ یہ سب کچھ اور بہت کچھ پڑھنے کے لیے میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کا رِسالہ "کراماتِ فاروقِ اعظم" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے اور اگر مکتبۃ المدینہ سے نہ ملے تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھ بھی سکتے ہیں اور ڈاؤن لوڈ (Down Load) بھی کرسکتے ہیں۔

قرآنِ کریم اور فاروقِ اعظم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُومِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمت و شان بہت نرالی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان میں ایک مُنۡفَرِد مقام رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قُرآنِ کریم میں بَہُت سی آیاتِ طَیِّبہ ہیں جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں نازل ہوئیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان وعَظَمَت پر دَلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے فقط دو آیاتِ مُبارکہ سُنئے

(1) حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُما فرماتے ہیں کہ دوعالَم کے مالک و

مختار، مکّی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر 39 لوگ اِیمان لا چُکے تھے۔ پھر حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُسلمان ہوئے اور مسلمانوں کی تَعداد چالیس ہوگئی تب یہ آیَتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی چنانچہ پارہ 10، سُورۃُ الاَنفال، آیت نمبر 64 میں اِرشاد ہوتا ہے۔۔

"یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾" (پ۱۰، الانفال: ۶۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: "اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پَیرو ہوئے۔"

(معجم کبیر، احادیث عبداللّٰہ ابن عباس، ج ۱۲، ص ۴۷، حدیث: ۱۲۴۷۰)

صَدرُ الافاضِل مولانا سَیِّد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: سعید بن جُبَیر حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازِل ہوئی۔ ایمان سے صرف تینتیس (33) مرد اور چھ عورتیں مُشرّف ہو چکے تھے تب حضرتِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام لائے۔

(2) ایک کافِر نے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس آیتِ مُبارکہ میں صَبر کرنے اور مُعاف کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: چنانچہ پارہ 15، سُورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 53 میں اِرشاد ہوتا ہے۔۔

وَ قُلۡ لِّعِبَادِیۡ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۵۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: ’’اور میرے بندوں سے فرماؤ وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔‘‘

خازن، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۵۳، ج۳، ص۱۷۷۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص کی بات کا فِیۡ نَفۡسِہٖ (بذاتِ خود) دُرُست ہونا ایک اچھا وَصف ہے لیکن اگر اس کی بات کو کسی بڑی شخصیت کی تائید حاصل ہو جائے تو یہ اس سے بھی بڑھ کر کمال ہے کہ یہ تائید اس کے لیے سَنَد کا دَرَجہ رکھتی ہے۔ قُربان جایئے اَمِیۡرُالۡمُوۡمِنِیۡن حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان و عظمت پر کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے اتنی دُرُست تھی کہ قُرآنِ کریم کی بَعض آیاتِ طَیِّبہ وہ ہیں جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے کے مُوافِق نازِل ہوئیں یعنی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رِسالت میں کوئی رائے پیش کی تو اسی کے مُطابِق و مُوافِق قرآنی آیت نازِل ہو گئی جیسا کہ حضرت علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم نے فرمایا: "قرآنِ کریم کے بَعض اَحکام حضرت عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رَائے کے مُوافِق ہیں"۔(سیرۃ حلبیہ، ج۱، ص۴۷۴) آیئے لفظِ "عُمر" کے تین حُروف کی نِسبت سے ایسی تین آیات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

(1) ایک بار اَمِیۡرُالۡمُوۡمِنِیۡن حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ نُبُوَّت

میں عرض کی: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاں نیک وبد ہر قِسم کے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے لہٰذا اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو پردے کا حُکم دیجیے۔ تو اللہ تعالی نے آپ کی مُوافقت میں پارہ 22، سُورَۃُ اَحزاب کی آیت نمبر 59 نازل فرمادی:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے مُنہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پارہ 22، الاحزاب:59)

(بخاری، ج ۳، ص ۳۰۴، الحدیث ۴۷۹۰)

(2) اسی طرح تَخلیقِ اِنسانی کے مَراحِل پر مشتمل سُورۂ مومنون کی آیت 12 تا 14 سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُنہ سے نکلا "فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ" تو یہی الفاظ نازِل ہوگئے اور حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے عُمر! اُس ذات کی قَسَم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! یہ آیت تو انہی اَلفاظ کے ساتھ مکمل ہوئی جو تُم نے کہے"۔ (در منثور ج ٦، ص ٩٢)

(3) حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتوں میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میری مُوافقت ہوئی (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) میں نے بارگاہِ رسالت

میں عرض کی: ”لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِیمَ مُصَلًّی یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) بنائیں (تو کیسا رہے گا؟) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مُبارکہ میری تائید میں نازل فرما کر مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی بنانے کا حکم ارشاد فرمادیا: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط (پ ۱، البقرة: ۱۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (بخاری، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی القبلۃ۔۔۔الخ، ج ۱، ص ۱۵۸، حدیث: ۴۰۲ ملتقطا۔ در منثور، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ج ۱، ص ۲۹۰۔)

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی

جانِ شانِ عَدالت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۳۱۲)

شرح: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خاتمُ المرسلین، رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ہم زبان ہیں کہ کئی دفعہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے سُنے بغیر کوئی بات کہی اور وہ بِعَینہٖ ویسی ہی نکلی جیسا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا تھا۔ اسی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے ترجمان ہیں کہ کوئی مسئلہ بیان فرمایا اور بعد میں صحابہ کرام علیہم الرضوان سے جب اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ کو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بِعَینِہٖ وہی حدیثِ مبارکہ ملی جیسا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسئلہ بیان فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عدل وانصاف کی روح کو شان و شوکت حاصل ہوئی بلکہ اپنے عہدِ خلافت میں ایسا عدل وانصاف قائم فرمایا، جو قیامت تک آنے والے حکمرانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

احادیثِ کریمہ اور فارُوقِ اعظم:

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عَظمت وشان یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان خوش نصیب صحابہ ٔ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہیں جن کی فَضیلت وشان پر مُتَعَدَّد فَرامینِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم موجود ہیں آیئے لفظِ ''فاروق'' کے پانچ حُروف کی نسبت سے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں پانچ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سنئے۔

(1) عُمَر سے بہتر کسی انسان پر آج تک سُورَج طُلُوع نہیں ہوا۔

(سنن ترمذی ج ۵، ص ۳۸۴، الحدیث ۳۷۰۴)

(2) جِس سے عُمَر ناراض ہو جائے اُس سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

(جمع الجوامع ج ۱، ص ۸۳، الحدیث ۴۳۴)

(3) میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عُمَر ہوتا۔ (سنن ترمذی حدیث ۳۸۰۶)

(4) جس نے عُمَر سے مَحَبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے عُمر سے بُغض رکھا اُس نے مُجھ سے بُغض رکھا۔ (الشفاء ج ۲، ص ۵۴)

(5) اللہ تعالیٰ نے عُمر کی زبان اور قَلب پر حق کو جاری فرمادیا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔الخ، الحدیث: ۵، ۳۷۰۲/۳۸۳)

وہ عُمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر

اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۳۱۲)

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ وہ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے دُشمنوں پر دوزخ عاشق ہے، اُس عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام جو خدا کے دوست ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کی عاجزی وانکساری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی شَخص میں لاتَعداد ایسے اَوصاف موجود ہوں جو اس کی شَخصِیَّت کی بھرپور عکّاسی کرتے ہوں اور لوگوں میں اِن اَوصاف کا چرچا بھی ہو تو بَسا اَوقات ایسا شَخص اپنے نَفس کے مَکر و فریب میں آکر تکبُّر اور خُودپسندی جیسے اَمراض میں مُبتلا ہوجاتا ہے، لیکن قربان جائیے اَمِیْرُ الْمُومِنِین حَضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بے شُمار اَوصافِ حمیدہ کے حامل ہونے

کے باوجود بھی بِحَمْدِ اللہِ تَعَالٰی اِن باطنی اَمراض سے پاک اور مُبرَّا تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ طَیِّبہ پر کئی کُتُب لکھی جاچکی ہیں اور تقریباً تمام ہی مُؤرِّخین (یعنی تاریخ لکھنے والوں نے) نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَخلاق، عادات و اَطوار کو بیان کرتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عاجزی واِنکساری کو ایک مُستقل باب میں بیان کیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ جیسے عالَمِ اسلام کے عظیم حُکمران کا حُقُوقُ اللہ، حُقُوقُ الرَّسول، حُقُوقِ اَہلِ بیت، حقوقِ صحابہ اور حُقُوقُ العِباد کی پاسداری، عَدل واِنصاف، اَمن واَمان قائم کرنے، عِلمِ دِین کی نَشر واِشاعت وغیرہ جیسے جَواہِرات سے مُرَصَّع (مزین) تاج پر عاجِزی واِنکساری ایک خوشنُما طُرَّہ معلوم ہوتی ہے۔ اسی عاجزی وانکساری کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وہ عزّت اور مَقام ومرتبہ عطا فرمایا کہ آج تک چہار دانگِ عالم (یعنی دُنیا بھر میں) میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذِکر کی دُھوم ہے اور تاقیامت تمام مُسلمان آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَوصافِ حمیدہ کو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بیان کرتے اور ان پر عمل کرتے رہیں گے۔

فاروقِ اعظم زمین پر آرام فرماتے

حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے، آپ فَرماتے ہیں کہ:" اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حَضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب شہر سے باہَر کہیں سَفر وغیرہ پر جاتے تو راستے میں اِستراحت (آرام کرنے) کے لیے مٹّی کا ڈھیر لگا

کراس پر کپڑا بچھاتے اور پھر آرام فرماتے۔‘‘

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن الخطاب، ج۸، ص۱۵۰، ۱۱، حدیث:۲۱)

فاروقِ اعظم کی عاجزی وانکساری کی انتہا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ ملکِ شام تشریف لے گئے، حضرت سَیِّدُنا ابوعُبَیْدَہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ دونوں ایک ایسے مَقام پر پہنچے جہاں گھٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اُونٹنی پر سُوار تھے، اُونٹنی سے اُترے اور اپنے موزے اُتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے، پھر اُونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہو گئے تو حضرت سَیِّدُنا ابوعُبَیْدَہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ کام کر رہے ہیں، مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے باشندے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نظر اُٹھا کر دیکھیں۔‘‘ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عاجِزی واِنکساری سے بَھرپُور جَواب دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ''اَفسوس اے ابوعُبَیْدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اُسے اِس اُمَّت کے لئے نشانِ عبرت بنا دیتا۔ کیا تمہیں یاد نہیں ہم ایک بے سرو سامان قَوم تھے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اسلام کے ذَریعے عزّت بخشی، جب بھی ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ عزّت کے علاوہ عزت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رُسوا کر دے گا۔‘‘ (مستدرک حاکم، کتاب الایمان، قصۃ خروج عمر الی الشام، ج۱، ص۲۳۶، حدیث:۲۱۴)

میرے عیب بتانے والا میرا محبوب

حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: " مجھے سب سے زِیادہ مَحبوب وہ ہے ، جو میرے عَیب بتائے "۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قدر تواضع وانکساری سے کام لیتے تھے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن ہونے کے باوجود مٹی پر آرام کرتے اور فرماتے مجھے ایسا شخص پسند ہے کہ جو مجھے میرے عیب بتائے جبکہ اس کے بَرخِلاف ہمارا حال یہ ہے کہ اگر کوئی ہماری تعریف کرتا رہے تو ہم اس سے بہت خوش رہتے ہیں جہاں اس نے ہمارے کسی عیب کی نشاندہی کی فوراً آپے سے باہَر ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ اگر کوئی ہماری تعریف کرے تو خوشی سے پھولنے اور غرور وتکبُّر کی آفت میں مُبتلا ہونے کے بجائے یہ سوچنا چاہیے کہ کیا واقعی مجھ میں یہ خوبی موجود بھی ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرنا چاہیے اور اگر کوئی ہماری خامیاں، خرابیاں بیان کرے تو اس پر ناراض ہونے یا اس شخص کے لیے دل میں بُغض وکینہ بٹھالینے کے بَجائے اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ اپنی تعریف پر خُوش ہونے والوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: پارہ 4، سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر 188

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ (پ۴، آل عمران: ۱۸۸)

ترجمۂ کنزالایمان: "ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خُوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ

بے کئے اُن کی تعریف ہو، ایسوں کو ہر گز عَذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لئے دَرد ناک عذاب ہے۔"

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: اس آیت میں وعید ہے، خُود پَسندی کرنے والے کے لئے اور اس کے لئے جو لوگوں سے اپنی جُھوٹی تعریف چاہے، جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالِم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غَلط وَصف اپنے لئے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔" (خزائن العرفان، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ:۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی جھوٹی سچّی تعریف پر اِتراتے پھرنا، خوشی سے پُھولے نہ سمانا، غرور و تکبُّر کی آفت میں مُبتلا ہو جانا مذموم فعل ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 597 پر لکھتے ہیں: اگر (کوئی) اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فضائل سے اس کی ثَناء (یعنی تعریف) کریں، جو اس میں نہیں جب تو صَریح حرامِ قطعی ہے۔ ہاں اگر تعریف واقعی (یعنی سچی) ہو تو اگرچہ تاویلِ مَعروف و مشہور کے ساتھ، جیسے شَمْسُ الْاَئِمَّہ وفَخْرُ الْعُلَمَاءِ وَتَاجُ الْعَارِفِیْن وَاَمْثَالُ ذٰلِكَ (یعنی اماموں کے آفتاب، اہل علم کے لئے فخر اور عارفوں کے تاج، اور اسی قسم کے دوسرے توصیفی کلمات (جو تعریف و توصیف ظاہر کریں) کہ (اس سے) مَقصود اپنے ہم عَصر یا مِصر (یعنی ہم زمانہ یا شہر) کے لوگ ہوتے ہیں اور اس پر اس لئے خوش نہ ہو کہ میری تعریف ہو رہی ہے بلکہ اس لئے کہ ان لوگوں کی (تعریف) ان کو نفعِ دینی پہنچائے گی

سمعِ قبول (توجُّہ) سے سُنیں گے جوان کو نصیحت کی جائے گی تو یہ حقیقۃً حُبِّ مَدح (تعریف کی محبت) نہیں بلکہ حُبِّ نُصحِ مسلمین (مسلمانوں کی خیر خواہی کی محبت) ہے اور وہ مَحض ایمان ہے۔ طریقۂ محمدیّہ وحدیقۂ ندیہ میں ہے: "ریاست کی چاہت اور محبّت کے تین اَسباب ہیں، دوسرا یہ ہے کہ (اگر کوئی شخص) اِقْتِدار (یعنی حکومت) اس لئے چاہتا ہے تاکہ اس کی وجہ سے نِفاذِ حق، اعزازِ دین (یعنی دِین کی سربُلندی) اور لوگوں کی اِصلاح کر سکے، اگر یہ ممنوع اُمور مثلاً رِیاء تلبیس، اور واجب اور سُنَّت کے چھوڑنے سے خالی ہو تو نہ صرف جائز ہے بلکہ مُستَحَب (موجب اجر وثواب ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کی حکایت بیان فرمائی (کہ وہ بارگاہِ رَبُّ العزّت میں عرض گُزار ہوتے ہیں) اے پَرْوَرْدگار! ہمیں پرہیز گار اور ڈرنے والے لوگوں کا امام (یعنی پیشوا) بنادے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱ ص ۵۹۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عاجزی وانکساری کی دولت عطا فرمائے اور تکبُّر و خُود پسندی کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

تکبُّر وخُودپسندی اور دیگر باطنی بیماریوں کی تباہ کاریوں کا تفصیلی مُطالعہ کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتابیں "تکبُّر" اور "باطنی بیماریوں کی معلومات" آج ہی مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کر لیجئے اور اوّل تا آخر مُطالعہ کرنے کی نیّت بھی فرمالیجئے۔

فخر و غرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا

یاربّ مجھے بنادے پیکر تُو عاجزی کا

اُلفت کی بھیک دے دے دیتا ہوں واسطہ میں

صدیق کا، عمر کا عثمان کا علی کا

ہوں دُور اب بَلائیں دیتا ہوں واسطہ میں

مظلومِ کربلا کی سرکار بے کسی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اللہ تبارک و تعالیٰ اور اُس کے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرامین پر بڑی سختی سے عمل کرتے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام صحابہ سے اپنی رِضا کا وَعدہ فرما لیا مگر اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں سب سے زیادہ پُختہ تھے اور خود رَسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس بات کی گواہی دی۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَشَدُّ اُمَّتِیْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عُمَرُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملے میں میری اُمَّت میں سب سے زِیادہ پُختہ عُمر بن خطاب ہے۔'' صفۃ الصفوۃ، ذکر جملۃ من مناقبہ وفضائلہ، الجزء:۱، ج۱، ص۱۴۴۔

حضرت سَیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''کُنَّا نَلْزَمُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَتَعَلَّمُ مِنْہُ الْوَرَعَ یعنی ہم لوگ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ

اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ ہی رہتے تھے تا کہ تَقْویٰ و پرہیز گاری سیکھیں۔"

(طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص۲۲۰)

فاروقِ اعظم کے نزدیک سب سے اَہَم کام

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز سے بے حد مَحبَّت فرماتے اور رات کے درمیانی حصّے میں نماز پڑھنا پسند فرماتے، آپ کے نزدیک نماز تمام کاموں میں سب سے اَہم ترین کام تھا،اسی لیے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے۔ چُنانچہ

امام بُخاری وامام مسلم وامام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ نے حضرت سَیِّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت کیاہے کہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حَضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے صُوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ:" تمھارے سَب کاموں سے اَہَم میرے نَزدِیک نماز ہے۔ جس نے اِسے (شرائط وارکان کے ساتھ اَدا کرکے) محفوظ رکھا اور اس کی پابندی کی اُس نے اپنا دِین مَحْفُوظ رکھا اور جِس نے اِسے ضائِع کیا وہ اَوروں کو بدرجۂ اَولٰی ضائِع کرے گا۔" (موطاامام مالک، کتاب وقوت الصلاۃ، باب وقوت الصلاۃ، ج۱، ص۳۵، حدیث:۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نماز جو دینِ اسلام کارکن ہے،وہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نزدیک تمام کاموں سے اہم ترین ہے ہمیں بھی اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے اوراگر کوئی شرعی مجبوری نہ ہو تو تکبیرِ اولی کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں پانچوں نمازیں باجماعت پابندی سے ادا کرنی چاہئیں۔ یادرکھئے جان بوجھ کر نماز قضا کرنا یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بالکل ہی نہ پڑھنا حرام وجہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر

افسوس! ہم میں سے بعض مُسلمان فُضُول باتوں اور کاموں میں وقت ضائع تو کر دیتے ہیں مگر نمازوں کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے۔ آہ! جس ربّ عَزَّوَجَلَّ کا دیا کھاتے ہیں، اسی کے آگے سجدہ ریز ہونے سے کتراتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہر عاقِل و بالغ مرد و عورت مُسلمان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فَرض ہے، جو نَماز کو فرض نہ مانے وہ دینِ اسلام سے خارج ہے چاہے اس کا نام اوراس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہوں اور فَرض تو مانے مگر ادا نہ کرے وہ مُسلمان تو ہے مگر ایک نَماز بھی جو تَرک کردے وہ سخت فاسِق وگُنہگار مُستَحَقّ عذابِ نار ہے۔ چنانچہ جان بوجھ کر نَماز ترک کرنے والوں کے عذاب کے مُتعلِّق میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 9، صَفحَہ 158 پر ارشاد فرماتے ہیں: جس نے قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنَّم میں رہنے کا مُستَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قَضانہ کرلے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۹،۲۱)

اس سے اندازہ لگایئے کہ جب ایک نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنّم میں رہنا پڑے گا تو جو شخص دن بھر کی تمام نمازیں جان بوجھ کر ترک کر دیتا ہو بلکہ وہ اس خَصلتِ بد کا عادی ہو اور نماز بالکل ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قَدر سَخت عذاب میں مُبتلا رہے گا۔

لٰہذا نماز کی اَہَمِیَّت سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بہت بڑا اِنعام ہے۔ نَماز سے رَحمت نازل ہوتی ہے، نَماز جَہَنَّم کے عذاب سے بچاتی ہے اور نَمازی کے لیے سب

سے بڑی نِعمت یہ ہے کہ اُسے بَروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار ہو گا، نَمازی کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت نصیب ہو گی (شعب الایمان، ج۳، ص۳۹، الحدیث :۲۸۰۷) نَماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنُودی کا سبب ہے (تنبیہ الغافلین، ص ۱۵۰، الحدیث:۳۷۰)، نَماز سے گناہ مُعاف ہوتے ہیں (مسند امام احمد ،ج۹، ص ۱۳۱، الحدیث: ۲۳۵۶۲)، نَماز بیماریوں سے بچاتی ہے (سنن ابن ماجہ ،ج۴، ص۹۸، الحدیث: ۳۴۵۸) نَماز دُعاؤں کی مَقبُولیت کا سبب ہے (تنبیہ الغافلین، ص۱۵۱، الحدیث:۳۷۰)، نَماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے، نَماز اندھیری قَبر کا چراغ ہے (تنبیہ الغافلین، ص۱۵۱، الحدیث: ۳۷۰)، نَماز عذابِ قَبر سے بچاتی ہے (الزواجر، ج۱، ص۲۹۵)، نَماز جنّت کی کُنجی ہے (المسند للامام احمد ،ج۵، ص۱۰۳، الحدیث:۱۴۶۶۸)، نَماز پُل صِراط کے لیے آسانی ہے (تنبیہ الغافلین، ص۱۵۱، الحدیث:۳۷۰)، نَماز میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (السنن الکبری للنسائی، ج۵، ص۲۸۰، الحدیث:۸۸۸۸)

آیئے !ہم سب مل کر نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، پانچوں نمازیں مَسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ باجماعت اَدا کریں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، تکبیرِ اُولٰی پانے کیلئے پہلے ہی سے ضروری حاجات اور وضو وغیرہ سے فَراغت کے بعد مسجد میں جماعت کا انتظار کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل کریں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اور ساری دُنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کیلئے عمر بھر میں یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ اور ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کی سعادت حاصل کرتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ حَق وصَداقَت کے شَہنشاہ تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ عَظیم نِعمت بارگاہِ خُداوندی سے بوسیلۂ بارگاہِ رِسالَت عَطا ہوئی تھی، حَق وصَداقَت کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ مُبارَکہ میں اَیسی ہیبت وجلالت بھی رَکھی جو باطِل کو جھنجھوڑ کے رَکھ دیتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ ہیبت حَق وباطل کے دَرمِیان ایک آڑ تھی، اس کے سبب بڑے بڑے سُورماؤں (بہادروں) کاپِتّا پانی ہوجاتا (یعنی جوش دَب جاتا)، حالانکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ظاہِری وَضع قَطع میں نِہایت ہی سادَہ شَخصِیَّت کے مالک تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہیبت سے نہ صرف انسان کانپتے بلکہ شَیطان پر بھی لَرزَہ طارِی ہوجاتا تھا۔ چُنانچِہ

فارُوقِ اعظم سے شَیطان بھی ڈرتا تھا

حضرت سَیِّدُنا سَعْد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ ایک دِن اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حَضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اُس وَقت حاضِر ہوئے جب کچھ قریشی عَورتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے

سُوالات کر رہی تھیں اوراُن کی آواز بھی کافی اُونچی تھی۔ جیسے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ داخِل ہوئے تو وہ عورتیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز کو سُنتے ہی دَبک گئیں اور فوراً ہی خاموشی سادھ لی۔ یہ منظر دیکھ کرخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم مُسکرا دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن عورتوں کو مُخاطب کر کے کہا:"اے اپنی جان کی دُشمنو! مُجھ سے تمہیں خوف آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے نہیں آتا۔" تو اُنہوں نے عَرض کیا:"رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم تو نِہایت ہی خوش مِزاج اور نَرم دِل ہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِن کے مُقابلے میں سَخت ہیں۔" یہ سُن کر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا:"اے عُمر! جس راستے پر چلتے ہوئے تمہیں شیطان دیکھ لے گا، وہ اُس راستے کو چھوڑ دے گا۔" (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ج۲، ص۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳ملتقطا)

شیطان کے راستہ چھوڑنے کی وجہ:

عارِف بِاللہ، ناصِحُ الْاُمَّۃ، علامہ عبدُ الغنی بن اسماعیل نابُلسی دِمشقی حنفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیث پاک کو بیان کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:"شیطان حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا راستہ کیوں چھوڑتا تھا؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ دل شیطان کی چراگاہ اور خوراک نہیں بلکہ اس کی چراگاہ اور خوراک تو شہوات ہیں۔ تو اے

لوگو! تم جب محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے ذریعے شیطان کو بھگانا چاہو گے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شیطان دُور بھاگ جاتا تھا تو ایسا ناممکن ہے کیونکہ تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جو پرہیز سے پہلے دوائی پینا چاہتا ہے حالانکہ مِعدہ مُرغَّن غذاؤں سے بھرا ہوا ہے۔ نیز وہ ایسا کر کے اس شخص کی طرح نَفْع حاصل کرنا چاہتا ہے جو پرہیز اور مِعدہ خالی کرنے کے بعد دوائی پیتا ہے۔ جان لو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر دَوا ہے اور تقویٰ پرہیز ہے جو دل کو شہوات سے خالی رکھتا ہے لہٰذا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر شَہوات سے خالی دل میں اُترتا ہے تو وہاں سے شیطان ایسے بھاگتا ہے جیسے غذا سے خالی مِعدہ میں دوا اُترنے سے بیماری بھاگتی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ﴾ (پ۲۶،ق:۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: ”بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو۔“

مزید ارشاد فرماتے ہیں: ”جب آپ حالت نماز میں ہوں تو اپنے دل کی کڑی نگرانی کریں اور دیکھیں کہ کیسے شیطان اسے بازاروں، دُنیا بھر کے حساب وکتاب اور دُشمنوں کے جوابات دینے کی جانب کھینچ کر لے جاتا ہے؟ اور کیسے آپ کو دُنیا بھر کی مُختلف وادِیوں اور ہلاکت خیزیوں کی سیر کراتا ہے؟ یہاں تک کہ فُضُولیاتِ دنیا میں سے جو چیز آپ کو یاد نہیں آتی، وہ بھی حالتِ نماز میں یاد آجاتی ہے۔ تو شیطان آپ کے دل پر یَلْغار اسی وقت کرتا ہے جبکہ آپ نماز اس حالت میں ادا کر رہے ہوں کہ دل بَحْث ومُباحَثہ میں مشغول ہو۔ اس لمحے دل کی خوبیاں وخامیاں سب ظاہر ہو جائیں گی۔ آپ اگر واقعی شیطان سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو تقویٰ کے ساتھ پہلے پرہیز اپنائیں پھر اس کے

بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر کی دَوا استعمال کریں تو شیطان آپ سے ایسے ہی بھاگے گا جیسے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بھاگتا تھا۔"

(اصلاحِ اعمال، جلد اوّل، ص ۲۱۲۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے اَمِیْرُالْمُومِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شیطان بھی ڈرتا ہے کہ جس کا کام ہی لوگوں کو بہکانا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں میں لگانا ہے۔ ہر شخص کے ساتھ نیکی کا ایک فرشتہ ہے، جو اسے نیکی کی طرف بلاتا ہے اور ایک بدی کا شیطان ہوتا ہے، جو اسے بُرائیوں کی طرف بُلاتا ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جو بدی والا شیطان تھا وہ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بُرے کاموں کی طرف بلانے سے ڈرتا تھا۔ چنانچہ

اَمِیْرُالْمُومِنِین حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: "ہم تمام صحابہ یہی سمجھتے تھے کہ اَمِیْرُالْمُومِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جو شیطان ہے وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ آپ کو کسی غلط کام کا حکم دے۔" کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین، الجزء:۱۳، ج۷، ص ۱۲، حدیث:۳۶۱۴۱ملتقطا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان و عظمت سُننے کی سعادت حاصل

کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ مبارکہ میں ہمارے لئے بھی تربِیَّت کے بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں۔ ہم نے سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اَپنے ماتحتوں کی خَبَر گیری اور خَیْر خواہی سے بھرپُور ایک واقعہ سُنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس طرح رات کے وقت اپنی رِعایا کے مُحتاج ومُصیبت زَدہ اَفراد کے مَسائل حل کرنے کیلئے دَورہ فرمایا کرتے تھے۔ اس سے یہ درس ملتا ہے کہ ہم میں سے اگر کوئی نگران ہے اوراس کیلئے ممکن ہو تو فرداً فرداً اپنے ماتحتوں کے مسائل معلوم کرے اور ان کے حل کیلئے کوشش بھی کرے، اگر کسی کی بھی حق تَلَفی ہوگئی روزِ محشر اس کا حساب دینا ہوگا۔ اس حکایت کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ مُبارک، کُنیت واَلقاب بھی معلوم ہوئے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں اورآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے کے مُوافق نازل ہونے والی آیاتِ قُرآنی سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عَظمت ورِفعت کا علم ہوا، پھر ہم نے چند احادیثِ مُبارکہ بھی سُنیں کہ عمر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے بہتر کسی شخص پر سُورَج طُلُوع نہیں ہوا، میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عُمر ہوتا، جس نے عُمر سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ ان روایات سے مزید آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مَقام ومرتبہ اُجاگر ہوتا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پاکیزہ صفات میں سے عاجزی وانکساری سے مُتعلِّق واقعات سُن کر یہ دَرس ملا کہ انسان چاہے کتنا ہی عظیم مرتبے پر فائز کیوں نہ ہو جائے اسے تکبُّر وخُود پسندی جیسی آفتوں میں مُبتلا ہونے کے بجائے ہمیشہ عاجزی واِنکساری اختیار کرنی چاہیے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ** یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ پھر

میں نے آپ کے سامنے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نزدیک اَہم ترین کام یعنی نماز کے فَضائل اور نہ پڑھنے کی وعیدیں بھی بیان کیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے نِیَّت کی ہے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قَضا نہیں ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ اَدا کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نِیَّت پر ثابت قَدَم رہتے ہوئے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفس وشیطان کے شر سے محفوظ فرمائے اور سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی بَسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیطان کے خلاف جنگ، جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مسجد بھرو تحریک جاری رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے حقیقی دُشمن یعنی نَفْس وشَیطان کے خِلاف بہتر انداز میں جنگ کرنا چاہتے ہیں اور دل میں رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی خوف پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں تو تَبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر اُس غیر سیاسی، مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں کہ جس نے جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، فضول گوئی، فُحش کلامی وغیرہ جیسی بُرائیوں سے بچنے کیلئے شیطان کے خِلاف

اعلانِ جنگ کیا ہوا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت سے خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں نَفْس و شیطان کے خطرناک واروں سے بچنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں اور اپنی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اَحکام کی بجا آوری میں زِندگی بَسر کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا عَزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربِیَّت کے بے شُمار مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ سفر کرکے علمِ دِین اور سُنَّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔

یَقیناً راہِ خُدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہَمراہ دعوتِ اِسلامی کے اِن مدنی قافلوں میں سفر کرنا بَہُت بڑی سَعادت ہے۔ اِن مدنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْج وَقتہ نَماز ونوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور یوں علمِ دِین حاصِل کرنے کا مَوْقَع مُیَسَّر آتا ہے۔

بارہ مدنی کام کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنے سابِقہ طَرزِ زِندَگی پر نادِم ہو کر گُناھوں بھری زِندگی سے تائِب ہوگئے، سُنَّتوں بَھری زِندگی بسر کرنے لگے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لینے والے بن گئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار اجتماع میں اوّل

تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والا ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اجتماع تلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم، سُنَّتوں بھرا بیان، رِقَّت اَنگیز دُعا، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ وسلام کے مدنی پھولوں اور علمِ دین کے گلدستوں سے سجا ہوا ہوتا ہے اور یقیناً اس طرح کے اِجتماع میں شرکت کثیر اَجر وثواب اور بَرَکات کے حُصول کا ذَریعہ ہے۔ چُنانچہ

علمِ دین کی محفل میں شرکت کی فضیلت

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: قِیامت کے دِن کچھ اَیسے لوگ ہوں گے جو نہ تو اَنبیاء ہوں گے نہ شُہَداء، (مگر) اُن کے چہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نِگاہوں کو خِیرہ (یعنی چکا چوند) کرتا ہوگا۔ اَنبیاء وشُہداء اُن کے مَقام اور قُربِ اِلٰہی کو دیکھ کر اِظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی صحابی نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: یہ مُختلف قبائل اور بَستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دُنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کرنے کے لئے اِکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اِس طَرح چُنتے تھے جِس طَرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چُنتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور مجالس الذکر۔۔ الخ، ۲/ ۲۵۲، حدیث: ۲۳۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خُوب خُوب سُنَّتوں کی بہاریں لوٹئے اور سُنَّتوں کی

تَربیَّت کے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اکٹھا کیجئے۔ آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

عِصیاں کا مریض عالِم بن گیا

حافظ آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: ۱۴۱۴ھ بمطابق 1993ء کی بات ہے کہ جب میں آٹھویں کلاس کا طالبِ علم تھا۔ ٹی وی اور وی سی آر پر فلمیں دیکھنا، گانے باجے سُننا، بد نگاہی کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، بات بات پر ہر کسی کو جھاڑ دینا اور دن بھر آوارہ گردی کرتے رہنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ ایک روز میرے ایک کلاس فیلو نے مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا تعارُف پیش کیا کہ "یہ عشقِ رسول کی شمع تھامے راہِ شریعت پر گامزن ایک ایسی تحریک ہے جس سے وابستہ اکثر و بیشتر افراد سر تا پا اتباعِ سنّت کا نمونہ ہیں۔ ہر جمعرات کو مغرب کی نماز کے بعد دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے آپ بھی سنّتوں کی تربیت کیلئے اس اجتماع میں شرکت فرمایا کریں۔" میں نے سوچا ایک بار شرکت کرنے میں کیا حرج ہے! لہٰذا ایک بار میں بھی اجتماع میں شریک ہو گیا۔ جب وہاں کے رُوح پَرْوَر مَناظر دیکھے تو دل کو بڑی فرحت ملی خُصوصاً اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں کی آپس میں ملاقات کے انداز نے تو مجھے حیران کر دیا کہ نہ تو آپس میں کوئی جان پہچان، نہ ہی کوئی رشتہ داری اس کے باوجود ایک دوسرے سے کیسے پُرجوش انداز میں مُسکرا کر مُصافَحہ و مُعانَقہ کر رہے ہیں اس کا مجھ پر گہرا اثر پڑا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پابندی سے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے لگا اور امیرِ اہلسنَّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری

رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر آپ کی نگاہِ فیض اثر سے نہ صرف گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو گیا بلکہ ۱۴۱۹ھ بمطابق 1999ء میں اپنے والدین سے اجازت لے کر پنجاب سے باب المدینہ (کراچی) آگیا اور "جامعۃ المدینہ" میں داخلہ لے کر حصُولِ علمِ دین میں مشغول ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر 2006ء میں عالم کورس (یعنی درسِ نظامی) مکمل کر لیا اور میری خوش نصیبی کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُبارک ہاتھوں سے میرے سر پر دستارِ فضیلت سجائی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضِیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نوشَہ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنَّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکٰوۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول

* مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ * مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ

بَہارِ شَریعت حِصَّہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خُلاصہ ہے: ''سَلام کرتے وَقت دِل میں یہ نِیَّت ہو کہ جِس کو سَلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عِزَّت و آبرُو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اِن میں سے کسی چیز میں دَخَل اَندازِی کرنا حَرام جانتا ہوں''۔ *دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔* سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ *سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے۔ *سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مَکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فَرمانِ باصَفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔(شُعَبُ الایمان ج ۶ ص ۴۳۳)*سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) *اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بَعض لوگ سَلام کے ساتھ جَنَّتُ الْمَقام اور دَوزَخُ الحَرام کے اَلفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غَلَط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہاں تک بَک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غُلام۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: کم اَز کم اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اور اِس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہ مِلانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اِس پر زِیادت نہیں۔ پھر سَلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سَلام کیا ہے جواب میں اِتنے کا اِعادہ تو ضَرور ہے اور اَفضل

یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اُس نے السَّلامُ عَلَیْکُم کہا تو یہ وعَلَیکُمُ السَّلام وَرَحمَۃُ اللہ کہے۔ اور اگر اُس نے السَّلامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعلیکمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللہ وَبرَکاتُہٗ کہے اور اگر اُس نے وبرَکاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اِتنا ہی کہے کہ اِس سے زِیادَت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ *اِسی طرح جَواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللہ وَ برَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ *سَلام کا جواب فوراً اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ * سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرما لیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلامُ عَلَیکُمْ اَب پہلے میں جواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیکُمُ السَّلام

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبُوعہ دو کُتُب بہارِ شَریعت حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد